Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ

۵ ذوالقعدہ ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴	۲۰ ظہور ۱۳۲۹ ہش	۲۰ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۹۳

پنجاب کے تمام اضلاعی دفاتر میں انگریزی کی بجائے اردو رائج کر دی گئی

سیکرٹریٹ دفاتر میں بھی جلد سے جلد اردو کو رواج دینے کی کوشش کی جائیگی

لاہور ۱۹ اگست :- پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر عدالتوں اور سرکاری محکموں میں انگریزی کی بجائے اردو رائج کرنے کے سلسلے میں جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کی متعدد سب کمیٹیوں کی مشترکہ کوششوں کا پہلا ٹھوس نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے۔ کہ یوم پاکستان یعنی ۱۴ اگست ۱۹۵۰ء سے اضلاعی دفاتر کی سطح تک تمام سرکاری دفتروں میں انگریزی کی جگہ اردو نے لے لی ہے۔ البتہ اس تبدیلی کا دوسرے دفاتر سے خط و کتابت پر اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ اردو میں خط و کتابت کرنے کے لئے ابھی ٹائپ کی مشینیں موجود نہیں ہیں ۔ سیکرٹریٹ کے درجے کے دفتروں کو حکومت نے خبردار کر دیا ہے۔ کہ وہ بالآخر اردو زبان اختیار کرنے کے لئے تیار رہیں۔ یہ حکم قلیل مدت کے نوٹس سے بھی جاری ہو سکتا ہے۔ ان انتظامات کے تحت جو تجربہ حاصل ہوگا۔ اس کی روشنی میں حکومت چھ ماہ کے بعد پھر تمام صورت حالات کا جائزہ لے گی ۔ یاد رہے سرکاری زبان کی یہ کمیٹی ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کو مقرر کی گئی تھی۔ گورنر پنجاب نے کمیٹی کے استعمال کے لئے کتابیں خریدنے کے لئے پانچ ہزار روپے کی منظوری عطا کی ہے نیز ترجمین کے ایک بورڈ کی بھی منظوری دی ہے۔ جو مختلف سرکاری محکموں عدالتوں اور دیگر سرکاری اداروں میں استعمال ہونے والی انگریزی اصطلاحات اور خط و کتابت کے خاص الفاظ اور جملوں کا اردو میں ترجمہ کرے گا۔ اس بورڈ میں "ایک ہیڈ" اور دو مترجم شامل ہوں گے۔ (سرکاری اطلاع)

جنوبی کوریا کی فوجیں انچون کی بندرگاہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ایک اہم جزیرے میں اتر گئیں

ٹوکیو ۱۹ اگست :- جنوبی کوریا کی فوجیں آج ٹان چک کے جزیرے میں اتر گئیں جو مغربی ساحل پر انچون کی کمیونسٹ بندرگاہ سے ۳۰ میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یاد رہے انچون جنوبی کوریا کے سابق دارالحکومت سیئول سے ۲۵ میل جنوب میں ہے۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے اس جزیرے پر لڑائی شروع ہونے کے بعد پہلے ہفتہ میں ہی قبضہ کر لیا تھا۔ فوجیں اتارنے سے پہلے اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے جزیرے پر شدید بمباری کی۔ جس کے بعد جنوبی کوریا کی فوجوں نے وہاں کچھ مورچے قائم کر کے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ ٹائیگو کے محاذ پر امریکی فوجوں نے جوابی حملہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے شمالی کوریا کی فوجوں کو چار میل اور پیچھے دھکیل دیا ہے۔ مشرقی ساحل پر جہاں امریکی فوجوں نے کل پوہانگ اور کنگنے پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ وہ دو میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ تیسرے محاذ پر ایک خاص علاقے میں امریکی جہازوں نے ۸۰۰ ٹن بم گرائے نیز ایک دستے نے دشمن کے ٹھکانوں پر کامیاب حملے کئے۔ ٹوکیو میں امریکہ کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ جب سے جنگ چھڑی ہے شمالی کوریا کے پچاس ہزار کمیونسٹ مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں۔

جہازوں کی منسوخ شدہ روانگی بحال نہ ہو سکی

کراچی ۱۹ اگست :- حکومت پاکستان کی سرتوڑ کوشش کے باوجود جہاز ران کمپنیاں عازمین حج کے ان جہازوں کو دوبارہ روانہ کرنے پر رضامند نہیں ہوئی ہیں۔ جن کی روانگی پچھلے دنوں نامساعد حالات کی وجہ سے منسوخ کر دی گئی تھی۔

نواب دین یار جنگ کی ضمانت پر رہائی

حیدرآباد ۱۹ اگست :- میر لائق علی کے خلاف مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت نے ریاست کے پولیس چیف نواب دین یار جنگ کو ضمانت پر رہا کر دینے کی منظوری دیدی ہے۔ انہیں ایک لاکھ ۵ ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کیا جائے گا۔ اور انہیں حیدرآباد اور سکندرآباد کی میونسپل حدود سے باہر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

بالائی آسام میں زلزلے کی تباہ کاری کے متعلق مزید تفصیلات

نئی دہلی ۱۹ اگست :- آج پونا کے زلزلہ پیما میں زلزلے کے کچھ اور سخت جھٹکے ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بالائی آسام میں آج بھی زلزلے کے خفیف جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ وہاں منگل کے روز شدید زلزلہ آیا تھا۔ شیلانگ میں اس کی مزید تفصیلات کا اب پتہ چلا ہے۔ جانی نقصان کی تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ شہروں اور دیہات کی مزید تباہی کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ بالائی آسام کے ایک شہر میں بہت سے مکان گر گئے۔ اور اس تک پہنچنے والی سڑکیں اور ریل کی پٹڑیاں بھی ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ بعض جگہوں پر تیس تیس فٹ گہرے گڑھے پڑ گئے۔ ایک علاقے میں دس لاکھ سے بیس لاکھ گیلن والی تیل کی ٹنکیاں ٹیڑھی ہو گئیں اور ان سے تیل چھلک کر بہہ پڑا۔ ایسے علاقے میں جہاں کوئلہ کی بہت سی کانیں ہیں۔ خود بخود زمین سے تیل ابل رہا ہے۔ ضلع لکھیم پور میں جھٹکوں کی وجہ سے دریائے دہان کا پانی خشک ہو چلا تھا اب پھر زور شور سے بہنے لگا ہے۔ ڈر ہے کہ اس میں اچانک طغیانی آ جائے گی دریائے برہم پتر میں بھی کئی مقامات پر خوفناک طوفان آیا ہوا ہے۔ منگل کو جب بڑا زلزلہ آیا تھا۔ تو دریائے برہم پتر کے کنارے مچھلیوں سے اٹ گئے تھے۔ چنانچہ وہاں مچھیروں نے ہاتھوں سے ہی اس قدر مچھلیاں پکڑیں۔ کہ پہلے کبھی نہ پکڑی تھیں۔ اس وقت سے بیس مچھیرے لاپتہ ہیں۔ خیال ہے وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔

نیروبی میں یوم پاکستان کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ کی معلومات افزا تقریر پر خوشنودی کا اظہار

نیروبی ۱۹ اگست :- ایسٹ افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مرکزی دارالتبلیغ کے سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ اتوار کے روز نیروبی میں سنٹرل ایسٹ افریقہ مسلم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی تقریب نہایت اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقعہ پر ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں دیگر مقررین کے علاوہ جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے بھی تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ پاکستان ہمیں ورثہ میں نہیں ملا ہے۔ بلکہ بے انتہا مالی و جانی قربانیوں کے بعد اس کا حصول ممکن ہوا ہے۔ اب اس کی بقاء و استحکام کے لئے اتحاد عمل پیہم اور مسلسل قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ضروری ہے کہ ہم وقت کی نبض پہچانیں۔ اور اپنی صلاحیتوں کو صحیح رنگ میں بروئے کار لائیں۔ تا ہماری جد و جہد کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہو۔ اس جلسے میں نیروبی کے مسلمان نہایت ذوق و شوق کے ساتھ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مولانا صاحب موصوف کی معلومات افزا تقریر بہت پسند کی گئی۔ اور حاضرین میں سے اکثر احباب نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے جذبات تشکر کا اظہار کیا

گرجا شنکر باجپائی سے ڈکسن کی ملاقات

نئی دہلی ۱۹ اگست :- سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر سر اوون ڈکسن نے آج سہ پہر محکمہ خارجہ کے سیکرٹری جنرل گرجا شنکر باجپائی سے بات چیت کی۔ وہ کراچی میں ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد آج دوپہر کے وقت یہاں پہنچے تھے۔ نئی دہلی کے ہوائی اڈے پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں پنڈت نہرو سے صلاح مشورہ کرنے آیا ہوں۔ اور دو ایک دن میں واپس کراچی چلا جاؤں گا۔ پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے بعد میں بتا سکوں گا۔ کہ آیا دونوں وزرائے اعظم کی مزید کانفرنس منعقد ہو سکے گی یا نہیں ایک اخبار نویس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی خوش فہمی کی ضرورت ہے۔ اور نہ مایوسی کی گنجائش۔ اپنے جواب کی وضاحت کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا۔

شمالی کوریا سے صلیب احمر کی درخواست

جنیوا ۱۹ اگست :- بین الاقوامی صلیب احمر نے اعلان کیا ہے کہ شمالی کوریا والوں نے اب تک صلیب احمر کی اس درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ کہ اس کے نمائندوں کو جنگی قیدیوں کے معائنہ کی اجازت دی جائے۔ (راسٹار)

تہران میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس

دمشق ۱۹ اگست :- تہران میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس میں، اسلامی ممالک کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعلقات کے قیام خصوصاً یونین ہائے تجارت بنک اور صنعت کے خاص مسائل پر گفتگو ہوگی۔ معدنی ذرائع سے فائدہ حاصل کرنا اور مسلم ممالک کے ذرائع آمد و رفت پر بھی غور کیا جائے گا۔ حکومت شام نے کانفرنس میں شرکت کی دعوت قبول کر لینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ (راسٹار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
۲۰ اگست ۱۹۵۰ء

خبروں کی تحقیق کا مسئلہ

مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کے دورۂ امریکہ کے اخراجات کے متعلق مودودی صاحب نے کراچی کے ایک سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس سفر میں وزیر اعظم نے ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ کر ڈالا ہے۔ بقول معاصر روزنامہ قاصد جو "جماعت اسلامی پاکستان کا بے باک ترجمان" ہے۔ اور جو روزنامہ تسنیم کی جگہ جو "اسلامی انقلاب کا داعی" تھا اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ حکومت نے تسنیم پر یہ قدغن لگائی تھی کہ وہ تسنیم میں نمایاں طور سے ایک غلط خبر کی تردید شائع کرے جس پر روزنامہ مذکور نے حکومت پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر پر تنقید کی تھی۔ مودودی صاحب نے

"اس الزام کے ثبوت میں انگریزی معاصر ہفت روزہ فریڈم کراچی جو سیٹھ یوسف ہارون کا اخبار ہے سے ایک خبر پیش کی۔ جس میں اخبار مذکور نے مسٹر لیاقت علی خاں پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے اپنے امریکہ کے دورے پر ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے . . . . اسی طرح امریکہ کے ایک اخبار "سینٹ لوئیس پوسٹ ڈسپیچ" کے نامہ نگار کے حوالہ سے . . . بتایا کہ وزیر اعظم کے اعزاز میں پاکستانی سفیر نے جو دعوت دی تھی اس میں کس قدر اسراف سے کام لیا گیا تھا۔" (اداریہ روزنامہ قاصد ۱۶ اگست ۱۹۵۰ء)

مسٹر لیاقت علی خاں نے مودودی صاحب کے اس الزام کی تردید میں اپنی ۱۴ اگست ۱۹۵۰ء کی نشریہ تقریر میں فرمایا کہ

"لوگ ایسی غیر ذمہ داری کی باتیں کرتے ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک مولوی صاحب نے کراچی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنے دورۂ امریکہ میں ۲۵ لاکھ روپیہ صرف کئے ہیں۔ حالانکہ اس میں ۵ فیصدی بھی حقیقت نہیں ہے . . . . . . کوئی پوچھے کہ حضرت آپ کو جب صحیح تحقیق نہیں تھی۔ تو آپ کو اس قسم کی بات کہنے کی کیا ضرورت تھی" (روزنامہ "قاصد" ۱۷ اگست ۱۹۵۰ء)

مودودی صاحب نے اپنے الزام کی تائید میں انگریزی ہفت روزہ فریڈم اور امریکی اخبار "سینٹ لوئیس پوسٹ ڈسپیچ" کا حوالہ پیش کیا ہے۔ سینٹ لوئیس پوسٹ ڈسپیچ تو مودودی صاحب کے اپنے اصول کے مطابق غیر صالح ہے۔ کیونکہ ایک اسلامی سٹیٹ کے معاملہ میں کسی باطل پرست کو شہادت دینے کا حق حاصل نہیں۔ رہا فریڈم تو خود اس کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی موجودہ حکومت کے کاروبار کے سخت خلاف ہے اور معاند ہے۔ پھر خود اس کے الفاظ سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے کسی تحقیق کے رو سے لکھا ہے۔ اس لئے ان دونوں اخباروں کی خبر کو صالح نہیں کہا جا سکتا

مسٹر لیاقت علی خاں نے مودودی صاحب پر جو الزام لگایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے صحیح تحقیق کے بغیر یہ بات کہہ دی ہے جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں مودودی صاحب کے الزام کا انحصار ایسے لوگوں کی خبر پر ہے جن کے متعلق خود آپ بھی "صالح" کا لفظ استعمال کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ کیا مسٹر لیاقت علی خاں کا مودودی صاحب پر یہ الزام کہ انہوں نے بلا تحقیق ایک بیان دے دیا ہے غلط ہے؟ ہمیں یقین ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے ہوا خواہ اس بارے میں قرآن کریم کو حکم تسلیم کریں گے۔ آیئے دیکھیں کہ قرآن کریم اس بارے میں کیا فرماتا ہے۔ سورہ حٰم آیہ ۷ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ان
جاءکم فاسق بنبأ فتبیّنوا
ان تصیبوا قوماً بجھالۃ
فتصبحوا علیٰ ما فعلتم
نادمین۔

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق کوئی خبر لے کر تمہارے پاس آئے۔ تو تم کو چاہیئے کہ اس کی خوب چھان پھٹک کر لیا کرو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی

(باقی صفحہ ۸ پر)

عید الاضحیٰ والے مضمون کا تتمہ

قربانی کا گوشت سکھا کر ذخیرہ بھی کیا جا سکتا ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

عید الاضحیٰ کی قربانی کے متعلق میرا مضمون دو قسطوں میں مکمل ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ اس مضمون میں میں نے ثابت کیا تھا کہ یہ خطرہ کہ عید کی قربانیوں سے ملک میں جانوروں کا قحط ہو جائے گا ایک بالکل موہوم اور خیالی خطرہ ہے۔ کیونکہ اسلام نے قربانیوں کے تعلق میں بعض ایسی حکیمانہ شرطیں لگا دی ہیں کہ انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے یہ خطرہ حقیقتہً کبھی پیدا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ (۱) قربانی صرف مستطیع لوگوں کے لئے مقرر کی گئی ہے نہ کہ سب کے لئے اور (۲) اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ مستطیع لوگ موجود ہوں تو اس صورت میں صرف ایک شخص کی طرف سے ہی قربانی کافی ہو جاتی ہے۔ اور (۳) کم عمر جانوروں کی قربانی جائز نہیں رکھی گئی تاکہ نسل کی قلت کا خطرہ نہ پیدا ہو اور (۴) دودھ دینے والے جانوروں کی قربانی بھی درست نہیں سمجھی گئی۔ اور (۵) گائے یا بھینس یا اونٹ میں سات آدمیوں کی شرکت جائز قرار دی گئی ہے۔ تاکہ خواہ نخواہ ضیاع کی صورت نہ پیدا ہو وغیرہ وغیرہ

اس کے علاوہ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ قربانی کے دنوں میں گوشت کی دوکانیں عموماً بند ہو جاتی ہیں۔ اور تجارتی رنگ میں جانوروں کا ذبح ہونا رک جاتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک طرف قربانی کی وجہ سے زیادہ جانور ذبح ہوتے ہیں تو دوسری طرف عام تجارتی ذبح کا سلسلہ بند ہو جانے سے ان کی تعداد میں کمی بھی آ جاتی ہے۔ ان ساری باتوں کا مجموعی نتیجہ یقیناً اس مزعومہ خطرہ کا مکمل انسداد کر دیتا ہے۔ جو قربانی کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اس پر یہ بات مزید ہے کہ ترقی یافتہ حکومتوں کی طرح حکومت پاکستان کا بھی یہ فرض ہے کہ جانوروں کی افزائش نسل اور ان کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے ان جملہ امور کے ہوتے ہوئے کون عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ عید اضحیٰ کی قربانیاں (جو سال میں صرف ایک دفعہ آتی ہے) ملک میں جانوروں کی قلت کا موجب ہو سکتی ہیں؟

اس کے علاوہ ایک بات میرے سابقہ مضمون میں بیان ہونے سے رہ گئی تھی۔ اور وہ بھی اسلام کی حکیمانہ تدبیروں میں سے ایک اعلیٰ قسم کی تدبیر ہے۔ جس سے جانی قربانی کی روح کو زندہ رکھتے ہوئے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے ناواجب ضیاع کو بچایا ہے۔ یہ تدبیر قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنے سے تعلق رکھتی ہے عربوں میں یہ عام طریق تھا۔ جسے اسلام نے برقرار رکھا۔ کہ اگر کسی موقعہ پر زیادہ جانور ذبح ہونے کے نتیجہ میں گوشت کی افراط ہو جاتی تھی۔ تو وہ گوشت کو نمک وغیرہ لگا کر سکھا لیتے تھے۔ اور پھر یہ گوشت ایک لمبے عرصہ تک خراب ہونے کے بغیر قابل استعمال رہتا تھا۔ چنانچہ اسلام نے قربانی کے گوشت کے متعلق بھی اس قسم کے ذخیرہ کی اجازت دی ہے بلکہ اس کی تحریک فرمائی ہے۔ اس طریق کو عربی زبان میں تشریق کہتے ہیں۔ یعنی گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر اسے مصالحہ وغیرہ لگانے کے بعد خشک کر لینا تاکہ وہ دیر تک محفوظ رہ سکے اور اسی لئے عید اضحیٰ کے بعد کے ایام کو ایام تشریق (یعنی گوشت کو خشک کر کے ذخیرہ کرنے کے دن) کہتے ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کے گوشت کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

کلوا واطعموا وادّخروا
(بخاری ومسلم)

"یعنی اے مسلمانو عید اضحیٰ کی قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور فالتو گوشت کو ذخیرہ بھی کرو"

اس حکیمانہ تعلیم کی روشنی میں ہمارے حنفی ائمہ کا فتوے ہے کہ:-

یندب ان یاکل من لحم
اضحیته ویدّخر ویتصدّق
والافضل ان یتصدق بالثلث
ویدّخر الثلث ویتّخذ الثلث
لاقربائه واصدقائه۔

(کتاب الفقہ جلد ۱ صفحہ ۶۰۱)

"یعنی قربانی کے متعلق یہ بات پسندیدہ ہے کہ قربانی کرنے والا اپنی قربانی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحدتِ نسلِ انسانی

زبان عربی کے اُمّ الالسنہ ہونے پر ایک بیرونی شہادت

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

ہمارا دعویٰ ہے کہ زبان عربی ام الالسنہ ہے۔ یہ زبردست انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس علم کلام سے وابستہ ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا کیا۔ لیکن یہ دعویٰ اس وقت تک تشنۂ ثبوت ہے۔ جب تک ہم یہ ثابت نہ کر دیں کہ

اوّل۔ السنۂ اقوام عالم کے رُوٹس یعنی مادے عربی زبان سے مستخرج ہیں۔ اس سے یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ شروع میں ایک ہی زبان تھی جس سے مختلف زبانیں صورت پذیر ہو گئیں

دوم۔ سرزمین عرب اقوام عالم کا گہوارا اور منبع ہے۔ باقی قومیں اسی مرکز امم سے نکل کر دنیا میں پھیل گئیں۔

سوم۔ دنیا کی اوّلین زبان عربی ہے۔ اقوام عالم کے آباء و اجداد ایک ہی جگہ آباد تھے اور ایک ہی زبان بولتے تھے۔ جب قومیں اپنے مرکز سے کٹ گئیں تو اس زبان سے دوسری زبانیں پیدا ہوئیں اور اختلاف السنہ نمودار ہوا۔ گویا یہ سب زبانیں اسی اصل کی مختلف شاخیں ہیں۔ زبان عربی کے ام الالسنہ ہونے پر امر اول اندرونی شہادت ہے۔ اور امر دوم دسوم بیرونی۔ ان ہر سہ امور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب منن الرحمٰن میں وہ اصول متعین کر دیئے ہیں۔ جن کی روشنی میں اس عظیم الشان دعوےٰ کو بپایۂ ثبوت پہونچایا جا سکتا ہے۔

اس سوال کا قطعی اور یقینی جواب کہ سب سے پہلی زبان کونسی ہے؟ جس سے باقی زبانیں نکل گئیں۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا کہ ایک انسان اسے سر انجام دے سکے۔ لیکن خدا جزائے خیر دے مکرم شیخ محمد احمد صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی کو کہ آپ نے اس بار گراں کو اٹھایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اصولوں کی روشنی میں پانچ سال کی تحقیق وتدقیق کے بعد انگریزی زبان کے رُوٹس کو عربی زبان کے سہ حرفی مادوں سے مستخرج ثابت کر دیا۔ آپ تمام انگریزی لغت حل کر چکے ہیں۔ چونکہ انگریزی زبان میں بڑی کثرت سے دوسری یورپین زبانوں کے الفاظ ہیں۔ اس لئے ساتھ ہی ساتھ دوسری یورپین زبانوں کا ایک حصہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مشرقی زبانوں کے متعلق بھی آپ کی تحقیق قابل قدر ہے۔

اس عظیم الشان ریسرچ کو آپ معمولی نہ سمجھیں۔ شبانہ روز محنت توجہ اور سعی وکوشش کے بعد وہ اس بیش بہا موتی کو دنیا کے سامنے پیش کر سکے ہیں۔ جس کے متعلق کسی نے کہا ہے

سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

آج ام الالسنہ کی وہ بیٹیاں جو پیدائش سے ہی بچھڑ گئیں اس سے دوبارہ آملی ہیں۔ اور اس نے مادرانہ عطوفت سے اپنی بچھڑی ہوئی بیٹیوں کو اپنے سینہ سے لگا لیا۔ شیخ صاحب موصوف جب اپنی پانچ سالہ تحقیق وتدقیق کا حاصل جلسہ عام منعقدہ ربوہ میں پیش کر رہے تھے تو سب لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ منن الرحمٰن کے اصول آج ایک زندہ حقیقت بن کر بپایۂ ثبوت پہونچ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن کے قلوب میں خدا تعالےٰ خود القا کرے گا مبارک ہیں وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان علوم کو پھیلانے والے ہیں۔ جو آپ کو خاص اس زمانہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے عطا کئے۔ یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ کے پاس ہی سب علوم کے خزانے ہیں۔ وہ جب چاہتا ہے اقتضاء زمانہ کے تحت ان کو نازل کرتا رہتا ہے۔

ام الالسنہ پر شیخ صاحب کی تحقیق چودہ فارمولوں پر منحصر ہے۔ جن میں سے آپ تقریباً صرف تین پیش کر سکے۔ اختتام تقریر پر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ زبان عربی کے ام الالسنہ ہونے پر اندرونی شہادت تو ہمارے سامنے پیش کر دی گئی۔ اب اس مضمون کا وہ حصہ جو بیرونی شہادتوں پر مبنی ہے باقی ہے۔ گویا یہ حصہ تحقیق طلب ہے کہ ارض حجاز ام القریٰ ہے اور عربی ام الالسنہ۔ کیونکہ اقوام عالم کے آباؤ اجداد شروع میں ایک ہی جگہ آباد تھے۔ اور ایک ہی زبان بولتے تھے۔ اختلاف الالسنہ بعد میں ظاہر ہوا

آپ کی اس خواہش کے احترام میں چند ابتدائی باتیں پیش کرتے ہوئے جماعت کے صاحب علم اور تحقیق پسند احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس حصۂ مضمون پر خاص توجہ دیں تاکہ زبان عربی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ ہر پہلو سے سچا ثابت ہو جائے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

وحدتِ نسل انسانی کا نظریہ

موجودہ زمانہ میں علمائے انسانیات اور علمائے حیاتیات وحدت نسل انسانی کے نظریہ کے قائل ہیں۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ ابتدا میں ایک ہی زبان تھی۔ جس سے مختلف زبانیں صورت پذیر ہو گئیں۔

اقوام عالم کا مرکز کونسی سرزمین ہے؟ پہلے علماء کا یہ خیال تھا کہ وادئ نیل یعنی مصری آثار سب سے قدیم ہیں۔ لیکن اب سرزمین دجلہ فرات یعنی عراق عرب کو اقوام عالم کا ابتدائی گہوارہ یقین کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک قابل قدر مضمون رسالہ سائنس مارچ ۱۹۵۲ء میں زیر عنوان "نسلی امتیازات سائنٹیفک مسائل کی روشنی میں" شائع ہو چکا ہے۔ جس میں ماہرین انسانیات Anthropologists کی تحقیق کا نچوڑ دیا گیا ہے۔ کہ بعض ایسی شہادتیں دستیاب ہوئی ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلا انسان ہندوستان کے کسی حصہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس انسان کی ساخت کچھ ایسی تھی کہ اسکو انسان کہنا مناسب نہ ہوگا اس لئے کہ وہ بالکل چوپایوں کی طرح زندگی بسر کرتا تھا۔ یہ نوع ارتقائی مدارج طے کرتی گئی۔ اور درجہ بدرجہ اس میں اصلاح ہوتی گئی۔ آخر کئی لاکھ سال کے مدارج طے کرنے کے بعد نوع انسانی کی وہ شکل نمودار ہوئی۔ جو ہوموسا پینس (Homosapiens) کے نام سے موسوم ہے۔ یہ انسان ہماری موجودہ نوع سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا زمانہ آج سے پچاس ہزار سال قبل کا ہے۔ اور اس کا ابتدائی وطن عراق عرب ہے۔ جہاں سے نکل کر اس کی نسل ساری دنیا میں پھیل گئی۔ مذکورہ مضمون کا یہ حصہ درج ذیل ہے۔

"اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس انسان کا وطن عراق کا علاقہ تھا۔ اس ملک کی آب وہوا اسکو راس آئی۔ اور اس نے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کر لی۔ یہاں اسکو اچھے میوے ملے اور شکار کے لئے زیادہ جستجو نہیں کرنی پڑی۔ اس سے پیشتر کے زمانے میں انسان کو غذا اور شکار کے لئے بڑی تگ ودو کرنی پڑتی تھی اور ذرا ذرا سی چیزوں کے لئے جان کی بازی لگا دینا کوئی غیر معمولی کام نہ تھا۔ گویا یہ قطعہ ارض ان کے لئے بہشت کا درجہ رکھتا تھا۔ اب اگر آپ چاہیں تو اس مقام کو باغ عدن تصور کر سکتے ہیں۔ اور اس نئے انسان کو آدم۔ غرض اس ملک میں انسان کو پھلنے پھولنے کے کافی مواقع دستیاب ہوئے۔ اور یہیں سے موجودہ انسان کی ابتدا ہوتی ہے اس ضمن میں ایک خاص چیز پیش نظر رکھنے کی یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں دنیا میں جتنے بھی انسان آباد ہیں۔ وہ تمام کے تمام اسی انسان کی اولاد ہیں جب حالات موافق ہوں اور ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوں تو یہ تعجب کا کوئی مقام نہیں کہ ایک انسانی جوڑے سے پانچ چھ سو سال میں دس لاکھ سے زیادہ کی انسانی آبادی ہو جائے۔ اس انسانی جوڑے کو آدم وحوا تصور کرنا یا نہ کرنا یہ آپ پر منحصر ہے

اس زمانے میں انسان نہ تو مکان ہی بناتا تھا اور نہ کھیتی باڑی سے اسے کوئی واقفیت حاصل تھی۔ غرض ان چیزوں کی فکر نہ ہونے سے اس کے لئے دنیا کے وہ تمام مقامات ایک ہی جیسے تھے جہاں اس کو اچھی غذا میسر آ سکے یہ وہ چیزیں تھیں جن کی بنا پر مختلف انسانی قبیلے مختلف مقامات پر جا بسے اس کے سوا باہمی لڑائی جھگڑے۔ موسم کی خرابی یا شکار کی جستجو نے بہت سے قبیلوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

جب بہت سے انسانی قبیلے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ان میں ایک کافی عرصہ کے بعد چند مختلف خصوصیات پیدا ہو گئیں چین کے علاقہ میں جو گروہ آباد ہوئے ان کو منگول کہا جاتا ہے۔ اسی طرح افریقہ میں حبشی اور یورپ وایشیا میں جا بسنے والے گروہ سفید فام یا یوریشائی کہلائے ان انسانی گروہوں میں جو تبدیلیاں واقع ہوئیں وہ تمام کی تمام سطحی تھیں۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ تمام گروہ ایک دوسرے سے شکل وصورت کے اعتبار سے کچھ مختلف تھے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ آخر یہ اختلاف کیونکر پیدا ہوئے؟

ماہرین ایلادیات (Genetics) اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مقامی اثرات اور ماحول کے سبب سے انسانی شکل وصورت میں تبدیلی واقع ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ لیکن یہ سمجھنا کہ ان سطحی تبدیلیوں کی وجہ سے کردار اور دیگر عام انسانی سیرتوں میں فرق پیدا ہونا ہوگا ایک بہت بڑی غلطی ہے صرف ظاہری شکل وصورت کے اختلافات کی بنار پر انسانوں کو مخصوص درجوں میں تقسیم کرنا نہ صرف ایک غلطی ہی ہے بلکہ ایک بہت بڑے اخلاقی گناہ کا مرتکب ہونا ہے۔ یوں دیکھا جائے تو جن اقوام کو کمتر درجہ کا تصور کیا جاتا ہے۔ وہ حقیقت میں بالاتر انسانی خصوصیات کے حامل ہیں۔ مثال کے طور پر سفید فام اقوام کا یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ افریقہ کے حبشی کمتر درجے کے انسان ہیں۔ دنیا کے تمام چوٹی کے سائنسدان اس امر پر متفق ہیں کہ حبشی نسبتاً زیادہ ترقی یافتہ انسان ہیں وہ اس طرح کہ ان کے جسم پر بہت ہی کم بال ہوتے اور ان کے ہونٹ موٹے اور سرخ ہوتے ہیں۔ اسکے برخلاف یورپی اقوام ان خصوصیات کی کمتر درجے سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان کے جسم پر نہ صرف گھنے بال ہی ہوتے ہیں بلکہ ان کے ہونٹ بھی پتلے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ ان خصوصیات کی بنار پر بوزناؤں سے زیادہ مشابہ ہیں

اب ذرا ان انسانی گروہوں کی بابت بھی کچھ سنئے جنہوں نے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر مختلف طرز زندگی اختیار کیا۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ آج کر تقریباً ۵۰ ہزار سال قبل ہومیوساپینس انسان نے روئے زمین پر پھیلنا شروع کیا۔ اس عمل سے چار مختلف قسم کے گروہ پیدا ہوئے یعنی چین میں جا بسنے والے منگول، یورپ میں سفید فام افریقہ میں حبشی اور آسٹریلیا میں آباد ہونے والے قدیم آسٹریلیائی۔ یہ انسانی گروہ شکل وشباہت میں ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ کوئی ۲۵ ہزار سال ہوئے منگولوں نے سائبیریا کی طرف بھی اپنا قدم بڑھایا اور الاسکا کے راستے شمالی امریکہ پر بھی جا بسے۔ اس طرح آج سے دس ہزار

سال پہلے جنوبی امریکہ کے آخری سرے تک ان کے قدم پہنچ گئے۔ اس سارے طویل سفر میں ان کے بہت سے قبیلے ایک دوسرے سے جدا ہو کر مختلف مقامات پر آباد ہو گئے اور خود کو ماحول کے مطابق کر لیا۔ اسی وجہ سے اسکیمو چینی اور امریکہ کے قدیم باشندے جو ایک ہی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ شکل وصورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔

ایشیا میں بھی منگول مختلف مقامات پر جا بسے لیکن جس تیزی سے وہ امریکہ میں پھیلے ایشیا میں ان کو اسی قدر موقع حاصل نہ ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایشیا میں انہیں دوسرے مختلف انسانی گروہوں سے جو وہاں پہلے سے آباد تھے۔ دوچار ہونا پڑا۔ اس کے برخلاف امریکہ میں ان کی مدافعت کرنے والا کوئی انسان موجود نہ تھا۔ ہندوستان، سفید فام، سیاہ فام اور منگول تینوں قسم کے انسانوں کی آماجگاہ بنا۔ افریقہ میں حبشی آباد ہوئے اور شرقی علاقوں سے یوریشائی اقوام بھی ان حبشیوں سے جا ملیں۔ یورپ میں بھی مختلف رنگ کے لوگ جاکر آباد ہوئے۔ جس کی وجہ سے وہاں نارڈک، الپائنی اور دیگر قسم کے گروہوں میں تفریق پیدا ہوئی۔ یہ تمام انسانی گروہ علیحدہ علیحدہ نسلوں سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ سب کے سب ایک ہی نسل کی مختلف شاخیں تھے۔

(رسالہ نقش صفحہ ۱۱۹ تا صفحہ ۱۲۱ جلد ۷ نمبر ۳)

عرب نسل انسانی کا گہوارہ ہے

اس تحقیق سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ نوع انسانی کا آدم آج سے پچاس ہزار سال قبل عراق عرب میں پیدا ہوا۔ دراصل شمالی عرب کا مشرقی اور مغربی علاقہ اقوام عالم کا گہوارہ ہے اور تہذیب تمدن کا مرکز۔ اگر اکتشافات اثریہ نے شمالی عرب کے مشرقی علاقہ یعنی عراق عرب کی قدامت ثابت کر دی ہے تو وہ دن دور نہیں جب مغربی علاقہ یعنی سرزمین حجاز کے متعلق بھی ثابت ہو جائیگا کہ یہ نسل انسانی کا قدیم ترین گہوارہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اس علاقہ کو "اُمّ القریٰ" قرار دیتا ہے۔ یعنی اقوام عالم کا سرچشمہ اور منبع۔ اور اسی علاقہ میں کعبۃ اللہ ہے۔ جس کے متعلق وارد ہوا اِنَّ اول بیتٍ وضع للنّاس۔ گویا تہذیب وتمدن کا اولین مرکز بھی یہی علاقہ ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نسل انسانی کونسی زبان بولتی ہوئی اپنے مسکن اول سے نکلی اور دنیا میں پھیل گئی۔ ظاہر ہے

کہ عراق عرب یا سرزمین حجاز میں عربی ہی کی کوئی ابتدائی شکل ہو سکتی ہے جو کہ ہماری نوع کے آباؤ اجداد کی زبان تھی۔ یہی زبان لے کر وہ اس سرزمین سے نکلے پھر جس طرح مقامی اثرات۔ آب وہوا کی تبدیلی اور دوسری وجوہات کی بنار پر شکل وصورت میں تغیرات واقع ہوئے اسی طرح اختلاف السنہ ظاہر ہوا۔ جس طرح علمائے حیاتیات وانسانیات یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سب انسان متحد الاصل ہیں۔ شکل وصورت کا اختلاف اور اختلافِ الوان کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ ایک سطحی تبدیلی ہے جو مقامی اثرات اور ماحول کی پیداوار ہے اسی طرح اختلاف السنہ محض سطحی چیز ہے۔ اصل زبان سے کٹ جانے کے باعث اور لب ولہجہ کے فرق کی وجہ سے ایک ہی زبان سے نئی نئی زبانیں پیدا ہوتی گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں سب انسانوں کو متحد الاصل قرار دیا ہے۔ (خلقکم من نفسٍ واحدۃ) وہاں اختلاف السنہ کے ساتھ اختلافِ الوان کا ذکر کرنے کے بعد علمائے فطرت کو غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ (سورہ روم آیت ۲۲) اس میں یہی راز مضمر ہے کہ جن علمائے فطرت کی تحقیق کے نتیجہ میں اختلافِ الوان ایک سطحی تبدیلی ثابت ہوتی ہے۔ یہی حال اختلاف السنہ کا ہے فی الجملہ یوں کہہ لیجئے کہ جس طرح ایک ہی اصل سے مختلف شکل وصورت کی نسلیں پیدا ہوئیں۔ اسی طرح ایک ہی زبان سے مختلف زبانیں صورت پذیر ہو گئیں۔

پچاس ہزار سال کا دورِ حیات

ماہرین انسانیات نے انتشارِ نسل کی رفتار کے گہرے مطالعہ کے بعد حساب لگا کر یہ اندازہ پیش کیا ہے کہ موجودہ نوع انسانی کی عمر پچاس ہزار سال ہے۔

(ا) قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانے کے بعض دَور ایک ہزار بعض دَور سات ہزار اور بعض دَور پچاس ہزار سال کے ہوتے ہیں

(ب) بعض روایات میں بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جدامجد آدم علیہ السلام سے پہلے تیس آدم پیدا کئے۔ ہر ایک آدم اور دوسرے آدم کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ تھا۔ اس کے بعد دنیا پچاس ہزار سال تک ویران رہی پھر پچاس ہزار سال تک آباد رہی اسکے بعد ہمارے جدامجد آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ (روایت یکے از روایات امامیہ بحوالہ بیان القرآن جلد اول صفحہ ۲۰)

(ج) اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربی کے مشہور کشف سے بھی یہی ثابت ہے آپ کے سامنے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک آدم ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میرا زمانہ

آج سے چالیس ہزار دو صد اسی برس پیشتر کا ہے اور میں تمہارے اجداد قدیم میں سے ہوں آپ دریافت کرتے ہیں کہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کو تو اتنی مدت نہیں ہوئی جواب ملتا ہے کہ تم کس آدم کی بابت دریافت کرتے ہو یہ آدم جو تم سے قریب گذرے ہیں یا دوسرے آدم مراد ہیں (فتوحات مکیہ جلد سوئم باب ۳۹۰)

اس وضاحت کے بعد یہ بالکل ممکن ہے کہ ہماری موجودہ نوع کی عمر کم وبیش پچاس ہزار سال ہو۔

ایک اور لحاظ سے بھی اگر آپ غور کریں تو یہ ناممکن ہے کہ علم حیاتیات اس کو جھٹلاتا ہے کہ چھ ہزار سال کے محدود عرصہ میں رنگ ونسل اور شکل وصورت میں اس قدر اختلافات ظاہر ہو جائیں اور پھر ایک جوڑے سے دنیا کی آبادی دو ارب یا اڑھائی ارب تک پہنچ جائے اور اسی طرح ایک زبان سے دنیا کی چار ہزار زبانیں پیدا ہو جائیں۔ پس ہمارے جد امجد آدم علیہ السلام جو کہ آج سے چھ ہزار سال پیشتر ہوئے۔ اولین انسان نہیں بلکہ سات ہزار سالہ دَور کے بانی ہیں۔ وہ آدم جس کی نسل سے ساری دنیا کے لوگ ہیں جس کی زبان سے ساری زبانیں ظاہر ہوئیں وہ اور تھا۔

خلق الانسان وعلمہ البیان

میں اس ابتدائی آدم کا ذکر ہے۔ جس کو زبان سکھلائی گئی۔ ہمارے آدم کو اسمار الٰہیہ کا علم دیا گیا یا پھر اسمار سکھانے سے مراد یہ ہے کہ زبان عربی کے اندرونی نظام سے اطلاع دی گئی۔ یعنی وہ اصول سکھلائے جن کے مطابق انھوں نے زبان کا علم جاری کیا۔ ان کو اسمار بذریعہ مسمیات سکھلائے گئے۔ یعنی جس زبان کا انہیں علم دیا گیا اس کی بنا مسمیات اور اسمار کے اتحاد پر تھی۔ چنانچہ آدم کو حقائق اشیار کا علم عربی اسمار کے ذریعہ دیا گیا۔ اس فرق سے معلوم ہوا کہ عربی زبان کا بانی آدم اور ہے۔ اور صاحبِ اسمار آدم اور۔ مؤخر الذکر آدم آج سے چھ ہزار سال پہلے ہوا۔ اور اول الذکر آدم اس آدم سے بھی ہزارہا سال پہلے۔

درخواستِ دعا

میں آج کل نہایت مشکلات میں گذر رہا ہوں۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ میرے درد دل سے دعا فرما فرماویں۔

خاکسار منیر الدین طاہر ولد ڈاکٹر بدر دین صاحب حال لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح نفس کے طریق

(ماخوذ از منہاج الطالبین مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

اصلاحِ نفس کا چوتھا ذریعہ مجاہدہ ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" وہ لوگ جو ہمارے راستہ میں مجاہدہ اور کوشش سے کام لیتے ہیں۔ ہم ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ خدا کے راستے میں جہاد کرنا تین اقسام کا ہے۔

(۱) اصلاح نفس

(۲) تبلیغ حق کا پہنچانا

(۳) اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دفاع کے طور پر دشمن کا مقابلہ کرنا۔

تینوں قسم کے جہاد رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ جو آدمی خدا کے راستہ میں خدا کی رضا جوئی کے لئے نفس کی سرکش اونٹنی کو ذبح کر دیتا ہے وہ یقیناً خدا کی مدد کو پا لیتا ہے اور جس کے ساتھ خدا کی مدد شاملِ حال ہو تو وہ یقیناً فوز کبیر کا مستحق ہوتا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہما السلام نے بہت سے مجاہدے کئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کئی کئی ہفتے رشتے داروں۔ دوستوں۔ واقف کاروں سے قطع تعلق کر کے غار حرا میں یاد الٰہی میں صرف کرتے اپنی دنیاوی خواہشات مار کر رضاء الٰہی کو حاصل کرتے۔ اسی طرح آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی ماہ متواتر روزے رکھے۔ یہاں تک کہ حضور کی غذا ایک لقمہ تک پہنچ گئی۔ لیل و نہار دنیاوی کام و کاج کو لات مار کر محبوب حقیقی کو یاد کرتے رہتے۔ دنیا کی محبت آپ کے دل سے بالکل سرد ہو گئی تھی۔ اگر محبت کے شعلے بھڑکتے تھے۔ تو خدا کی محبت کے بھڑکتے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہدات کا لازمی نتیجہ یہ یہ ہوا کہ خدا نے رسول کریمؐ کو خاتم النبیین بنایا اور مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی غلامی میں نبوت کی چادر پہنائی۔

جو بھی خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتا ہے۔ وہ فرد بشر اس کا خدا کی طرف سے بہتر بدلہ پاتا ہے۔

اصلاح نفس کا پانچواں ذریعہ درود شریف ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ جو شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف بھیجتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس کی دس نیکیاں بڑھاتا ہے اور دس گناہ کم کرتا ہے۔ کیونکہ تمام برکات اور فیوض کا منبع حضرت رسول کریمؐ کی ذات بابرکات ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت رسول کریمؐ پر کثرت سے درود شریف بھیجنا رسول کریمؐ سے محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ جس کا دعوےٰ عملی طور پر یہ ہو کہ مجھے رسول کریمؐ سے محبت ہے۔ تو خدا تعالےٰ اسکی اس محبت کو رائیگان نہیں جانے دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں کہا ہے کہ ایک رات حضور نے کشفی حالت میں فرشتوں کو نور کی مشکیں لئے آسمان سے اپنے مکان پر اترتے دیکھا۔ فرشتوں نے حضور علیہ السلام کو کہا یہ برکات اور فیوض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی وجہ سے حاصل ہوئے ہیں۔

خدا تعالےٰ کے انعاموں کا حقیقی طور پر انسان وارث نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ انسان کے نفس کی اصلاح نہ ہو۔ اصلاح نفس نہیں ہو سکتی جب تک رسول کریم کے ساتھ عملی طور پر پیار نہ ہو اور محبت کا دعوےٰ اس وقت تک باطل ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے محسن پر درود شریف نہیں بھیجتا۔ گویا کہ درود شریف کے ساتھ اصلاح نفس وابستہ ہے۔

اصلاح نفس کا چھٹا ذریعہ زیارت قبور ہے حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو زیارت قبور کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ زیارت قبور سے انسان کی آنکھوں کے سامنے موت رہتی ہے۔ جو شخص موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے۔ وہ گناہوں سے کوسوں دور رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ موت کو یاد رکھنا گویا خدا تعالےٰ کو یاد رکھنا ہے۔ جس شخص کے دل میں خدا کی یاد رہتی ہے۔ وہ گناہوں کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے؟

اصلاحِ نفس کا ساتواں ذریعہ ترکِ کذب ہے۔ جھوٹ ام الفواحش ہے۔ اس کے چھوڑنا گویا تمام گناہوں کو چھوڑنا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ایک شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے آیا اور کہا یا رسول اللہ میں بہت سے گناہ کرنے کا عادی ہوں۔ میری بیعت منظور فرما لیجئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا آپ صرف ایک گناہ چھوڑنے کا معاہدہ کریں۔ اس شخص نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا ہے حضور نے فرمایا۔ وہ ترک کذب ہے اس شخص نے یہ معاہدہ کر کے بیعت کر لی۔ دل میں بہت خوش ہوا۔ کہ رسول اللہ نے کتنی چھوٹی سی بات پر میری بیعت قبول فرمالی ہے

ایک دفعہ اس شخص کو چوری کا خیال آیا۔ وہ چوری کرنے کیلئے چل پڑا۔ راستے میں خیال آیا کہ اگر میں پکڑا گیا۔ تو رسول اللہ مجھ سے پوچھیں گے اگر میں نے جھوٹ بولا تو میں معاہدہ کی خلاف ورزی کروں گا۔ اگر سچ بولا۔ تو لوگوں میں بے عزتی ہو گی۔ سزا کا مستحق ٹھہروں گا۔ یہ خیال کر کے واپس چلا آیا۔ اس طرح جب کبھی اس کے دل میں گناہ کا خیال آتا۔ تو فوراً معاہدہ یاد آ جاتا۔ تو وہ گناہ کرنے سے بچ جاتا۔ آہستہ آہستہ وہ تمام گناہ ترک ہو گئے

آٹھواں ذریعہ اصلاح نفس کا مطالعہ کائنات ہے۔ خدا تعالےٰ نے انسان کو زندگی برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی چیزیں اس کی پیدائش سے پہلے ہی پیدا کر دی تھیں۔ مثلاً سورج۔ چاند۔ ستارے۔ ہوا پانی۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب انسان یہ غور و خوض کرے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے میری خاطر تمام اشیاء بغیر میرے کسی عمل کے نتیجے کے پیدا کر دی ہیں تو اس کا دل خدا کے اس احسان کی وجہ سے محبت سے معمور ہو جائے گا۔ وہ خدا کو ان نعماء عظمیٰ کی شکر بجا آوری کی وجہ سے اپنے ہر فعل، قول اور عمل سے راضی کرے گا۔ اور وہ خدا کی محبت کے نشہ میں مخمور ہو گا۔ ہر وہ فعل عمل اور قول کو ترک کرے گا۔ جس سے غضب الٰہی بھڑکے۔

نواں ذریعہ اصلاحِ نفس کا تلقین عمل ہے یعنی انسان جس گناہ میں ملوث ہو۔ تو اس کے خلاف لوگوں کو نصیحت کرے۔ اس طرح اس کی اس نصیحت کا اثر اس پر خود پڑے گا اور اس کا نفس اس کو ملامت کرے گا کہ تو خود بھی اس برائی کو چھوڑ۔ اس طریقہ سے وہ اس برائی کے کرنے سے رک جائیگا (باقی)

مرسلہ غلام رسول (چک ۲۵ ضلع سرگودہا)

سپین کے دار الخلافہ میڈرڈ میں احمدی مجاہد

(از وکالۃ تبشیر ربوہ)

برادرم مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کے بارے میں بارسیلونہ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار میں مندرجہ ذیل دلچسپ بیان چھپا ہے۔ جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اخبار کا نام مندرجہ ذیل ہے

La Vanguardia Española 14th April 1950

"اسلام کے ایک مبلغ کا پاکستان و ہند پر لیکچر"

"آج شب کو (International Studies Society) کے انتظام کے ماتحت کرم الٰہی ظفر "احمدی مشنری" نے پاکستان و ہند پر لیکچر دیا۔ جناب ظفر صاحب نے ان دو مشرقی ملکوں کے متعلق نہایت عالمانہ رنگ میں روشنی ڈالی۔ ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ لیکچرار صاحب کو دیکھنے ہی بہت سے لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی اور وہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ اجی صاحب! یہ تو وہی عطر فروخت کرنے والے صاحب ہیں"۔ اور ہے بھی یہ حقیقت۔ ظفر صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے بھجوائے ہوئے مبلغ ہیں۔ جو ہمارے ملک میں تین سال سے مقیم ہیں۔ ان کا مشن اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق کا تعلق قائم کرنا ہے۔ آپ سہ تمدسٹک گلی میں ایک فلیٹ میں مقیم ہیں۔ اور میڈرڈ میں کوئی ہی ہو گا۔ جو ان کو نہ جانتا ہو۔ کیونکہ یہ ہمیشہ مشرقی لباس پہنتے ہیں۔ اور دوسرے عوام سے نہایت محبت اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ آپ ہمیشہ سفید پگڑی۔ سفید شلوار اور اچکن کے ساتھ دیکھے جائیں گے۔ جب تک ظفر صاحب نے "اسلام کا اقتصادی نظام" شائع نہ کیا تھا۔ اس وقت تک جماعت کی طرف سے انہیں اخراجات ملتے تھے۔ مگر جب پاکستان قائم ہوا۔ اور مشرقی پنجاب سے مسلمان ہجرت کر کے مغربی پنجاب آ گئے۔ تو جماعت کی طرف سے ان کے اخراجات بند ہو گئے اور یہ مارکیٹ اور گلیوں میں پرفیوم (عطر) فروخت کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو کوئی عار نہیں خیال کرتے۔ آج آپ کے بہت سے سامعین کے لئے یہ بات حیرت کا موجب ہوئی۔ کہ اس اہم لیکچر ہال میں پرفیوم (عطر) بیچنے والے صاحب نے پاکستان و ہند پر نہایت ہی دلچسپ لیکچر دیا۔ (نامہ نگار)

ہمارے مجاہد بھائی ظفر صاحب خود کام کر کے تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کو کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ آمین۔

(قائمقام وکیل التبشیر للتحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبر کے سوالات کے متعلق استفسار کا جواب

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ایک دوست نے لکھا ہے کہ :-

ہر مسلمان سے وفات پانے کے بعد قبر میں یہ سوالات ہوں گے کہ (۱) کون ہے تیرا رب (۲) کون ہے تیرا دین (۳) کون ہے تیرا نبی۔ پہلے ان سوالوں کے متعلق فرمائیں۔ کہ یہ سوال و جواب اسی دنیا میں مٹی کی قبر میں ہوں گے یا کسی اور صورت میں۔

پہلے دو سوالوں کے متعلق تو بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ کہ کیا جواب دیئے جائیں گے۔ لیکن تیسرا سوال ایسا ہے۔ جس کے متعلق آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت نبی اکرم صلعم خاتم النبیین ہیں اور سب سے افضل نبی اور جن پر آکر شریعت مکمل ہوئی۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نبی مانتے ہیں۔ (امتی۔ ظلی۔ بروزی۔ غیر تشریعی وغیرہ) اب مرنے کے بعد جب ایک احمدی سے یہ سوالات ہوں گے تو اس سوال کا جواب کہ تمہارا نبی کون ہے۔ کیا دیا جانا چاہیئے۔

کیا یہاں پر صرف نبی اکرم صلعم کا نام لینا ہی کافی ہے۔ یا آپ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرنا بھی لازمی ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نبی مانتی ہے گو امتی وغیرہ ہی۔ میرے خیال میں آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ کیونکہ اگر ایک احمدی زندگی بھر تو مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار اور اعلان کرتا ہے اور مرنے کے بعد جب فرشتے اس سے نبی کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ اور وہ اس عقیدہ کو مخفی رکھتا ہے۔ تو کیا یہ اخفاء حق نہیں۔ اور دوسری طرف ہم نبی اکرم صلعم کے امتی کہلاتے ہیں۔ اور انہیں کے لائے ہوئے دین اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو اس صورت میں جب ہم اپنے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کریں تو کیا یہ حضرت نبی اکرم صلعم کی شان نبوت کے خلاف تو نہیں پڑتا۔"

استفسار کے پہلے حصہ کے متعلق عرض ہے کہ یہ سوالات قبر میں مومنوں سے بھی ہوں گے۔ منافقوں اور کافروں سے بھی ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ کافروں کا ایک طبقہ میت کو جلاتا ہے۔ وہ ظاہری قبر بناتے ہی نہیں۔ ان سے ظاہری قبر میں سوال وجواب کا موقعہ ہی نہیں حالانکہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ہر کافر سے بھی یہ سوال کیا جائے گا۔ کچھ لوگوں سے حوادث کی وجہ سے قبریں نہیں بنتیں۔ بنا بریں ماننا پڑے گا۔ کہ اس قبر سے مراد وہی قبر ہے جو آیت قرآنی ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر انسان کی بناتا ہے۔ یعنی روح کے رکھے جانے کا مقام یا روحانی قبر۔ اسی قبر میں سوال وجواب ہوتا ہے اور اسی جگہ عذاب و ثواب کا آغاز ہوتا ہے۔

استفسار کے دوسرے حصہ کے بارے میں پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ احادیث میں بالعموم نبی کے بارے میں سوال بایں الفاظ وارد ہوا ہے۔ کہ میت سے پوچھا جائیگا "ما کنت تقول فی ھذا الرجل" کہ تو اس شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔ مشکوٰۃ المصابیح کے باب اثبات عذاب القبر میں جملہ حدیثوں میں اسی قسم کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ عقلاً بھی انہیں الفاظ میں سوال ہونا چاہیئے۔ ورنہ ہر مسلمان ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو مانتا ہے۔ اور سب کو اپنا نبی قرار دیتا ہے۔ پس جب متعین ہو گیا کہ قبر میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معین سوال ہوگا۔ اور ہر مرنے والے سے پوچھا جائیگا۔ کہ تو آپؐ کو کیا سمجھتا تھا؟ تو جواب صاف ہے کہ ہر احمدی اس موقعہ پر یہی جواب دیگا کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین اور سب نبیوں کا سردار یقین کرتا تھا۔ اور کرتا ہوں یہ جواب یقیناً درست اور صحیح ہوگا۔ اس صورت میں نہ اخفاء کا سوال پیدا ہوتا ہے اور نہ تنگی کا تصور قائم ہوتا ہے۔ جو معین سوال ہے اس کا معین جواب ہے آیت قرآنی الم یاتکم نذیر سے ظاہر ہے کہ ہر نذیر کے بارے میں بھی منکرین سے علیحدہ دریافت کیا جائیگا۔

اس حصہ استفسار کا دوسرا جواب یہ ہے کہ سارے مسلمان فرقے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل اور منتظر ہیں۔ فرض کریں کہ وہ آ جائیں اور مسلمان ان پر ایمان لے آئیں پھر وہ قبر میں کیا جواب دیں گے۔ کیا حضرت عیسیٰ نبی اللہ کا نام لیں گے۔ یا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے؟ ہمارا اور ان کا اتنا ہی فرق ہے کہ وہ ابھی مسیح موعودؑ کے منتظر ہیں۔ اور ہم عین وقت پر آنے والے مسیح موعودؑ کو مان چکے ہیں۔

اس استفسار کا تیسرا جواب یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ :-

"تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

اس سے ظاہر ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دور ہے۔ اور مسیح موعود اپنی بروزیت اور ظلیت کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی داخل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا تقاضا ہے۔ کہ آپ کے جملہ احکام کو تسلیم کیا جائے اور آپ کی بعثت ثانیہ کو بھی مانا جائے۔ لہٰذا ان دو وجودوں میں اس لحاظ سے تفرقہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا واللہ اعلم بالصواب

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

گولڈ کوسٹ افریقہ میں ہماری تبلیغی مساعی

۳۲ اشخاص کا قبول اسلام۔ ۹۵۰ لیکچر۔ چار ہزار اشخاص کو دعوت اسلام

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ)

عرصہ زیر رپورٹ میں گولڈ کوسٹ کے ۸۰ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۹۵ لیکچر دیئے گئے۔ چار ہزار سامعین ان لیکچروں سے مستفید ہوئے۔ آٹھ سو میل سفر طے کیا گیا۔ ۹۰۳ اشخاص تک بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۳۲ ذی نفوس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

مشرقی علاقہ شمالی

ملک احسان اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس ماہ تین بار چیف کمشنر کے دفتر میں چیف کمشنر کی ملاقات کے لئے گئے۔ بعض دوسرے یورپین افسروں کو بھی ملے۔ اور احمدیت کا لٹریچر ان میں تقسیم کیا گیا۔ علاقہ شمالی کے متعدد پیرامونٹ چیفس کو مل کر تبلیغ کی۔ ایکس دمن ناد کے ساتھ تین بار تبادلہ خیالات کیا۔ گورنمنٹ سکول اور کالج کے طلباء کو بھی تبلیغ کرتے رہے۔ گورنر صاحب بہادر سے بھی بمعیت مبلغ صاحب انچارج مولوی نذیر احمد علی صاحب ملاقات کی۔

مشرقی پراونس گولڈ کوسٹ کالونی

مولوی بشارت صاحب بشیر نے دو مقامات کا دورہ کیا۔ ایک جگہ ۲۹ احباب کے ساتھ بصورت وفد تبلیغ کے لئے گئے۔ تقریر کا موضوع (محمدؐ بائیبل میں) تھا۔ بہت سے سوالات کئے گئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ پیرامونٹ چیف لیکچر میں موجود تھا۔ اس نے دو کتی لٹریچر پیش کیں۔ ایک خاندان احمدیت میں داخل ہوا۔ مولوی صاحب نے ایک ممبر لیجسلیٹر لکھا اور تعدد ازدواج کے مضمون پر ایک پمفلٹ شائع کیا۔ ۲۰۵ میل سفر بذریعہ لاری کیا۔

غربی پراونس

مولوی عطاء اللہ صاحب ہر روز قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ دینیات کی گھنٹی میں سکول جا کر طلباء اگرافل سکول کو دینی معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ بعد عشاء احباب جماعت کو ادعیہ ماثورہ سکھاتے رہے دس دن برابر دورے پر رہے اس دورے میں اس سرکٹ کے ۹ گاؤں میں لیکچر دیئے۔ اور ۱۱ پونڈ چندہ جمع کیا۔ ایک قریب کے گاؤں مانڈ میں ایک احمدی دوست کا جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ انگلش ترجمۃ القرآن اور فریسنخ کا مطالعہ کرتے رہے۔

لوکل مرکز سالٹ پانڈ

خاکسار قرآن مجید کا روزانہ درس دیتا رہا مبلغین کلاس کے طلباء کو اسباق دیئے گئے۔ جملہ احمدیہ مدارس کی جنرل مینیجری کے فرائض ادا کرتا رہا۔ احباب جماعت محکمہ تعلیم اور اور مبلغین کی ڈاک روزانہ باقاعدہ جوابات دیئے گئے۔ احمدیہ سنٹرل مسجد سالٹ پانڈ کی عمارت کی نگرانی کے لئے دن میں تین بار جاتا رہا تین مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ اور مبلغ ۶۰ پونڈ مسجد کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور ایک بار کیمپ کورٹ بیرسٹر کو ایک مقدمہ کے سلسلہ میں ملا۔ علاوہ ازیں دوسرے جماعتی انتظامیہ امور کو سرانجام دیتا رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۷۲ میل سفر کیا برادرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج بعارضہ بخار عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :-

وفات

احباب کرام تک یہ خبر نہائیت افسوس کے ساتھ پہنچاتا ہوں۔ کہ مورخہ ۸ راگست کو میری والدہ ماجدہ اس دار فانی سے رحلت فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملیں "انا للہ وانا الیہ راجعون"

مرحومہ نے ۶۳ سال کی عمر پائی۔ موصیہ تھیں۔ دینی کاموں کا بے حد شوق تھا۔ وطن میں سینکڑوں طالبات کو علم قرآن سے منور فرمایا۔ ایام جلسہ میں حضور کی سیدہ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کے پاس ٹھہرنے کا شرف رکھتی تھیں۔ انتہائی خوش خلق و شکرگزار تھیں۔ روزہ و نماز کی صرف پابند نہ تھیں۔ بلکہ ایام مرض الموت میں تہجد گزاری کے باوجود ہر بیماں کو نماز روزہ کی تاکید فرمایا کرتیں۔ اولاد کے واسطے ہمیشہ دعا فرماتیں۔ کہ خدا ان کو دین و دنیا میں نعمتوں سے مالا مال فرمادے۔ آہ! ہم لوگ آج سے دو سال پہلے اپنے پیارے باپ کی دعاؤں سے محروم ہو گئے تھے۔ اور آج والدہ مرحومہ کی دعاؤں سے بھی محروم ہو گئے۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے واسطے دردِ دل سے دعا فرمائیں :-

(خاکسار محمد یوسف بریلوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل دوستوں کا ہجرت کے بعد پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ وہ کہاں پر جا کر آباد ہوئے ہیں۔ جن صاحب کو ان کا علم ہو یا وہ بذات خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

مستری محمد حسین ولد محمد قاسم صاحب محلہ مسجد مبارک قادیان ضلع گورداسپور

صدر دین نون سینڈ بہادر ڈاکخانہ نیل نہر جنڈی ضلع گورداسپور۔ میاں محمد حسین ولد میاں امام دین

غلام احمد۔ محبوب احمد ولد محمد حسن صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ شریف احمد صاحب ولد عطاء اللہ صاحب قریشی ساکن لوہیاں ضلع جالندھر

غلام قادر ولد چوہدری رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور

لطیف احمد ولد شریف احمد محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور

سید نذیر الحق ولد سید محمد یوسف ساکن حصار

رحمت اللہ ولد پیر بخش ساکن ننگل باغبانان نزد قادیان ضلع گورداسپور

محمد جمیل ولد محمد عمر ساکن ہر بنس پورہ ریاست پٹیالہ

نذیر احمد ولد حکیم عطا محمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور

محمد لطیف ولد محمد علی مبلغ شہر فیروزپور

عبد الوہاب ولد مستری محمد حسین صاحب ساکن مجو پورہ متصل دھاریوال ضلع گورداسپور

محمد علی ولد غلام محمد ساکن ماہل پور ضلع ہوشیارپور

علی محمد ولد میاں جمال الدین ساکن قادیان معرفت حکیم عبد الرحیم صاحب قادیان۔

عبد الکریم صاحب حوالدار کلرک، انبالہ چھاؤنی

رشید احمد ارشد محلہ دارالشکر قادیان

عبد المجید ولد چوہدری مہر الدین ساکن رام داس ضلع امرتسر

سراج دین ولد مستری محمد دین ساکن امرتسر

جلال الدین صاحب ساکن پھگلانہ ضلع ہوشیارپور

عبد الغنی ولد میاں عبد الرحیم ساکن پرجیاں ضلع جالندھر

عبد الغفور خان صاحب اکاؤنٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

حبیب احمد ولد چوہدری برکت علی خاں صاحب ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

نور محمد ولد خلیفہ نتھو حجام ساکن ہوڑ ریاست پٹیالہ

مبارک علی ولد عمر الدین ساکن زیرہ ضلع فیروزپور

نواب دین ولد دین محمد صاحب قوم جٹ ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور

عبد الرحمٰن ولد فیض احمد صاحب ساکن محلہ دارالبرکات قادیان۔

محمد امجد خان ولد محمد خان پٹھان ساکن ٹکہاں ضلع گورداسپور

علی محمد ولد رحمت علی صاحب ساکن بھمیاں ضلع ہوشیارپور۔ بدرالدین ولد صدر دین ارائیں ساکن سادھوچک ضلع گورداسپور

محمد دین ولد علی محمد موچی ساکن چھچھریالہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

محمد شفیع و عبد الرحیم پسران خیر الدین ساکن رام پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ

شریف احمد ولد امام الدین زرگر پھیرو چیچی ضلع گورداسپور

بابو فتح محمد پسر منشی محمد عبد اللہ ساکن گوڑے ڈاکخانہ جنڈیالہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر

محمد خورشید ولد شیخ اللہ داد صاحب مرحوم ساکن وڈالہ ضلع گورداسپور

شریف احمد پسر عطا محمد صاحب قریشی ساکن لوہیاں ضلع جالندھر

محمد ابراہیم ولد سلطان علی ساکن مہت پور ضلع ہوشیارپور

غلام علی و اللہ رکھا پسران شاہ بخش ساکن اٹھوال براستہ بھاگووال ضلع گورداسپور

رفیق احمد خان ولد عبد الغنی خان مرحوم ساکن قادیان ضلع گورداسپور

محمد صدیق ولد محمد بخش صاحب ساکن ملیاں تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور

بشیر احمد صاحب معرفت ماسٹر رشید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور

محمد صدیق پسر چوہدری اللہ رکھا تھانیدار چھینہ بریٹ بیاس ضلع گورداسپور

صوبیدار ڈاکٹر عبد الکریم SE-A-C فیروزپور

غلام حسین ولد عمر الدین ساکن گلانوالی ضلع امرتسر

علی محمد ولد کریم بخش ساکن ممتروعہ ضلع ہوشیارپور

عبد اللطیف ولد غلام رسول صاحب دارالواقفین قادیان ضلع گورداسپور

عبد العزیز ولد عبد اللہ ساکن سٹھ کلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور

(ناظر امور عامہ ربوہ)

تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ عرصہ بیس یوم سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

دعا گو الداد عبد اللہ خان از لاہور)

درخواست دعا: نذیر احمد ساکن بلا لکالہ تحصیل و ضلع امرتسر حال ڈنڈا پکھرولیاں

منشی میاں خان صاحب کو اطلاع

منشی میاں خاں صاحب کلرک دفتر تعلیم و تربیت ربوہ ۴ مئی ۱۹۵۰ء سے پندرہ یوم کی رخصت حاصل کر کے اپنے گھر گئے تھے۔ آج ۱۳ اگست ۱۹۵۰ء گزر رہی ہے۔ تاحال واپس نہیں آئے۔ اور دفتر کا چارج باقاعدہ نہیں دیا۔ روپیہ کا حساب کتاب ہے۔ جو ان کو دینا چاہیئے تھا۔ ان کی دو درخواستیں مختلف تاریخوں میں موصول ہوتی تھیں۔ کہ میرے حقوق کے مطابق مجھے رخصت دی جائے۔ دفتر کی طرف سے ان کو چٹھی لکھی گئی تھی کہ پہلے خود آ حاضر دفتر ہو کر چارج دو۔ بعد ازاں حقوق رخصت کے متعلق غور کیا جائے گا۔ مگر جواب ندارد۔ کافی انتظار کے بعد ان کو رجسٹری چٹھی ذیر نمبری ۲۶۵ مورخہ ۲۹-۷-۵۰ تاکیدی بھیجی گئی کہ ۱۰-۸-۵۰ کو خود آ حاضر ہو کر چارج دیں ورنہ ممکن ہے۔ معاملہ پولیس کے سپرد کرنا پڑے۔ مگر پھر بھی جواب نہیں آیا۔ آج ۱۳-۸-۵۰ کو پھر رجسٹری نوٹس دیا جا رہا ہے۔ ان کے ذہن نشین کرانے کے لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۶-۸-۵۰ تک انتظار کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی ضابطہ عمل میں لانی پڑے گی۔ منشی میاں خاں صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خود آ حاضر دفتر ہو جائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

قابل توجہ امراء جماعت و صدر صاحبان

قاعدہ ۱۵۸ میں صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہر منظور شدہ وصیت کے متعلق سال میں کم از کم ایک دفعہ جملہ موصیوں کے متعلق سیکرٹری وصایا و مقامی عہدیداروں سے طلب کی جایا کرے کہ آیا وہ اغراض وصیت کے ماتحت دینی اور اخلاقی لحاظ سے وصیت کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں۔ اور بعد وصیت اُن کی حالت میں کسی قسم کا تغیر تو پیدا نہیں ہوا تاکہ مجلس کارپرداز دیکھ سکے کہ آیا کوئی موصی ایسا تو نہیں جس کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے ماتحت قابل منسوخی ہو۔ تو مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ بلا توقف صدر انجمن احمدیہ میں فیصلہ حاصل کرے اس کے ماتحت ایک فارم جو چھپوایا گیا ہے۔ جماعتوں کے عہدیداروں کے نام اس جماعت کی تعداد کے مطابق

قابل فروخت کارخانہ آرہ کشی

گذشتہ سال ربوہ میں ہم نے بالکل نئے انجن پرفٹ کر کے کارخانہ چلایا تھا۔ جو آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے عمدگی سے چل رہا ہے۔ چرائی لکڑی اور پسائی آٹا کا بہت کام ہے لیکن ہم اپنی ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے یہ کارخانہ چالو حالت میں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ربوہ میں کاروبار کرنے کے خواہشمند احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے یا خود تشریف لایئے۔

المشتہر

خاکسار شیخ عبد العزیز احمدی دارالبرکات

محلہ اسلام پورہ (دھوبی گھاٹ)، لائل پور

احباب خالص سونا چاندی کے فیشنی زیورات عین حسب منشا تیار کرانے کے لئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نو ایسہ صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار وعدہ کے پابند اور امین پایا۔

خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو انجینئر، میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپکو فائدہ ہے

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج معہ ساٹھ ہزار روپیہ انعام

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

سرمہ مبارک - یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے مفید ہے - قیمت فی شیشی ۲/۸ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صہ ۲)

اور جہالت سے نقصان پہنچا دو اور آخر کار جب وہ بات تحقیق میں غلط ثابت ہو تو تم کو ناحق پشیمان ہونا پڑے۔

یہ تو ہے قرآن کریم کا صاف صاف فیصلہ اور جہاں تک مسٹر لیاقت علی کے الزام تعلق ہے یہ فیصلہ صریح طور پر مودودی صاحب کے خلاف جاتا ہے اور ان کا یا ان کے ترجمانوں کا مندرجہ بالا شہادت کو بار بار پیش کر کے صفائی جتانا اس لحاظ سے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ نہ حکومت یا مسٹر لیاقت علی خاں سے سفر خرچ کی تفصیلات شائع کرنے کے مطالبہ سے مودودی صاحب کے غیر اسلامی اور غیر صالح فعل کی تلافی ہو سکتی ہے اور نہ مزید ظنون اور بدگمانیوں سے اس کی تردید کی جا سکتی ہے بلکہ جہاں تک "صالحیت" کا تعلق ہے ایسے ظنون اور بدگمانیاں تو عذر گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہیں۔ اور قرآن حکیم نے اس کی بھی صاف صاف لفظوں میں مذمت اسی سورہ کریمہ میں کی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یٰایہا الذین اٰمنوا لا یسخر قومٌ مّن قومٍ عسیٰ ان یکونوا خیراً مّنہم ولا نساءٌ مّن نّساءٍ عسیٰ ان یّکنّ خیراً منہنّ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ہم الظٰلمون یٰایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضاً ط ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرہتموہ واتقوا اللہ ط ان اللہ توابٌ رحیم

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے کوئی قوم کسی قوم کی تحقیر نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جس کی تحقیر کی جاتی ہے وہ اس قوم سے اچھی ہو جو تحقیر کرتی ہے اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں کی تحقیر کریں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے لقبوں سے پکارو۔ ایمان کے بعد فسق کتنا بُرا نام ہے؟ اور جنہوں نے توبہ نہیں کی پس وہ ظالم ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بہت بدگمانیوں سے بچو۔ کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور تم میں سے بعض بعض کی تجسس اور غیبت نہ کریں۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے بلکہ تم ضرور اس سے کراہت کرو گے۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالےٰ بڑا توبہ قبول کرنیوالا رحم کرنے والا ہے۔ حجرات ۱۲-۱۳

اگر مودودی صاحب اور ان کے دوست چاہیں تو قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مگر ہمیں یقین نہیں ہے کہ وہ آج کل اس طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ انتخابات شاید بہت قریب آ رہے ہیں۔

ہمیں آخر میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ مودودی صاحب انشا پردازی کی رو میں بہ کر تحقیق سے کام لینے کے قطعاً عادی نہیں ہیں۔ آپ کا طریق کار یہی ہے کہ اپنے دل میں ایک بات ٹھہرا لیتے ہیں اور اسکی تائید میں قرآن کریم بھی پیش کرتے ہیں تو اس طرح کہ اگر پیش کردہ ٹکڑوں کو اصل ماحول میں رکھ کر دیکھا جائے تو وہاں آپ کے ذاتی نظریہ کی صاف صاف تردید موجود ہوتی ہے۔ ہم الفضل میں کئی بار اس کی مثالیں پیش کر چکے ہیں

دراصل بات یہ ہے کہ مودودی صاحب نے سیاسی اسلام کا جو بت گھڑا ہے۔ قرآن کریم کا لفظ لفظ اس کی تردید کرتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ عوام کے رجحانات سے ہر جائز و ناجائز طریقے سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اسلئے تحقیق کی آپ کو چنداں ضرورت بھی نہیں۔ دوسرے سیاسی لیڈروں کی طرح آپ کو بھی سٹنٹ کی ضرورت تھی چنانچہ "حکومت الٰہیہ" کا ہمہ گیر اور ابو قلموں سٹنٹ آپ کو مل گیا ہے "صالح قیادت" اس سٹنٹ کی ایک خوشنما شاخ ہے۔ کمیونسٹوں نے ملک کی جو ہوا خراب کی ہوئی ہے۔ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مندرجہ بالا معاملہ ہی کی روشنی میں خود اپنی "صالحیت" بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ بغیر تحقیق و تصدیق دوسروں پر الزام لگانے والا کس طرح از روئے اسلام صالح ہو سکتا ہے؟

شام کا پنشن فنڈ

دمشق۔ ۱۹/اگست اس وقت شامی حکومت ایک ایسی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ جس کے ماتحت ایسے سرکاری افسر اور پولیس کے افراد جو اپنے فرائض کی بجا آوری میں مارے جائیں گے۔ ان کے خاندان والوں کو متوفی کی مدت ملازمت کا خیال کئے بغیر اس کی تنخواہ کی ۷۵ فی صدی پنشن ملا کرے گی۔ ایسے لوگوں کے بچوں کو تعلیم بھی مفت دی جائیگی (استقلال)

بقیہ صفحہ ۲

کے گوشت میں سے خود بھی کھائے اور اس میں سے آئندہ کے لئے ذخیرہ بھی کرے اور غریبوں میں تقسیم بھی کرے بلکہ افضل صورت یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک تہائی گوشت آئندہ کے لئے سکھا کر ذخیرہ کر لیا جائے اور ایک تہائی گوشت اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے رکھا جائے"

اس مدبرانہ تعلیم کے ماتحت گوشت کے ضائع جانے کا خطرہ (اگر کوئی ہو بھی تو) بالکل باطل ہو جاتا ہے اور گو عربوں میں ابتدائی طریق پر گوشت کو خشک کرنے کا رواج تھا۔ اور یہ طریق اب بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں کولڈ سٹوریج اور مشین کے ذریعہ گوشت خشک کرنے کے سائنٹفک طریقے بھی ایجاد ہو گئے ہیں۔ جسے انگریزی میں ڈی ہائیڈریشن (Dehydration) کہتے ہیں اور ان طریقوں کے ذریعہ فالتو گوشت (اگر کوئی ہو) بڑی آسانی کے ساتھ سکھا کر نہایت عمدہ صورت میں ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور اس طرح قربانی کی اصل غرض و غایت بھی قائم رہتی ہے اور گوشت کے ضائع جانے کا اندیشہ بھی باقی نہیں رہتا۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے ایک زائد صنعت بھی نکل آتی ہے جس سے وہ تجارتی رنگ میں بھی کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں

الغرض اسلام نے ہر رنگ میں اپنی تعلیم کو کامل و مکمل صورت دی ہے اور حق یہ ہے کہ جب اس تعلیم پر غور کیا جائے تو ہر سچے مسلمان کا دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو جاتا اور اس کی زبان آپ کے درود کی دعا سے گونجنے لگتی ہے کہ کس طرح اس حبیب خدا فخر انبیاء نے آج سے چودہ سو سال قبل ہمیں وہ تعلیم دی جس میں فطرتِ انسانی کے ہر پہلو کو زندہ رکھنے اور نسل انسانی کی ہر ضرورت کو مہیا کرنے کا بہترین سامان موجود ہے۔ اس عظیم الشان احسان کا بدلہ ہمارے پاس اس درویشانہ دعا کے سوا اور کیا ہے کہ اللھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد و بارک و سلّم۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

رتن باغ لاہور ۱۹/۸/۵۰

برطانیہ کے دفاعی منصوبوں کی رفتار تیز کر دی گئی

لندن ۱۹/اگست۔ اس ہفتہ وہائٹ ہال کے حکام صنعتی لیڈروں اور ٹریڈ یونینوں کے نمائندوں کے درمیان جو مذاکرات شروع ہوئے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں کئے جا رہے ہیں کہ دفاعی اسلحہ بندی کے سلسلہ میں برطانوی حکومت کے منصوبوں کی رفتار تیز تر کر دی جائے۔

پہلے یہ ارادہ تھا کہ ۳۶۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا پروگرام تین سال کی مدت میں پورا کیا جائے لیکن اب گمان کیا جاتا ہے کہ حکومت بعض حالتوں میں اس سے کم مدت میں بھی اسے پورا کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے

جبری فوجی بھرتی میں توسیع اور باقاعدہ فوجیوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے اب اسلحہ اور سامان کی زیادہ تیز رفتار سے ضرورت ہو گی۔ اس کے مطلب یہ ہیں کہ پہلی توقعات کے بہ نسبت زیادہ جلد اب بعض صنعتوں کے فوجی سامان تیار کرنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ (ڈاسٹار)

لندن میں چائے کا نیلام

لندن ۱۹/اگست لندن میں چائے کا نیلام دوبارہ شروع ہونے سے جس کے بارہ میں بھارت کی اپنی علیحدہ رائے ہے متعدد مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن لندن کے چائے کے ماہروں کے مطابق مسائل بھی حل کئے جا رہے ہیں۔ (ڈاسٹار)

امریکہ میں موٹر کار کی تیاری میں تخفیف

نیو یارک ۱۹/اگست۔ جنرل موٹرز کارپوریشن کے صدر کا کہنا ہے کہ دفاعی پروگرام سے پوری طرح متاثر ہوئے بغیر بھی آئندہ سال موٹر کار کی تیاری میں دس فی صدی کی تخفیف ہو جائیگی۔ ساتھ ہی یہ توقع بھی ہے کہ موٹر کاروں کی کی تیاری میں کناڈا میں دس فی صدی کا اضافہ ہو جائے گا۔

۱۹۴۹ء میں کناڈا میں لوہے اور فولاد کی صنعت اور گاڑیوں کے سامان تیار کرنے کی صنعت نے نمایاں ترقی کی ہے۔ ابتدائی اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۹ء کی تیاری پر مجموعی طور پر نو فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ (ڈاسٹار)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر اشتہارات)